Quarterly Research Journal "Al-Marsoos", Volume 03, Issue 02, Apr-June 2025

# AL-MARSOOS

ISSN(P): 2959-2038 / ISSN(E): 2959-2046

https://www.al-marsoos.com

# معاشی استحکام کے رہنما اصول سیرت رسول ﷺ کی روشنی میں

# GUIDING PRINCIPLES OF ECONOMIC STABILITY IN THE LIGHT OF SEERAT RASOOL (SWS)


## ABSTRACT

*In this research paper has been made to show the fact that there are such guiding the principles in the Seerat-e-Tayyabah of the Holy Prophet (SWS) by which you have strengthened the state of Madinah.And solved the coming economic problem, and the companions of Holy Prophets followed the same principles and solved the social problems of the state of Madinah, thus gradually the Islamic economic and welfare state made progress. Everyone was prospering, these were the guiding principles. Which are later part of the book on his Seerat-e-Tayyaba. And the same rules and regulations can be seen in the hadiths of the Holy prophet (SWS). The principles you have described are the economic principles of Islam. After conquering every country, Sahaba ikram had applied these principles, so the era of prosperity had also shifted to this region. Because these principles were adorned with the light of revelation them. He has described them in the hadiths of Prophethood, and his every word is a perfect guide for humanity. The only thing that can be considered as a stepping stone to prosperity and success can be said to be the one who is on the people of the society in which their own desire interferes.*


***Keywords**: Islam, Prophet Rules and Regulations, Seerat-e-Tayyabah*


## AUTHORS

**Dr. Muhammad Nasir***
Visiting Lecturer, University of Wah, Pakistan:
*nk17104l4@gmail.com*

**Dr. Mussarat Malik****
*Chairperson, Department of Islamic & Pakistan Studies, University of Wah, Pakistan:*
mussaratmalik@yahoo.com


**Date of Submission:** 20-03-2025
Acceptance: 20-05-2025
Publishing: 10-06-2025

Web: https://www.al-marsoos.com/
OJS: https://www.al-marsoos.com/index.php/AMRJ/about
e-mail: editor@al-marsoos.com

***Correspondence Author:***
**Dr. Muhammad Nasir***Visiting Lecturer, University of Wah, Pakistan.

## آغاز سخن:

اس ریسرچ پیپر میں اس حقیقت کو ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی سیرت طیبہ میں ایسے رہنما اصول موجود ہیں ۔ جن سے آپ ﷺ نے اپنی ریاست مدینہ کو مستحکم کیا ہے ۔ اور آنے والے معاشی مشکلات کو حل کیا ہے ، اور ان ہی اصولوں پر بعد میں صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے عمل کیا اور ریاست مدینہ میں نئے نئے آنے والے معاشی و معاشرتی مسائل کو حل فرمایا ، یوں رفتہ رفتہ اسلامی معاشی اور فلاحی ریاست ترقی کی منازل کو طے کرتی گئی۔ ہر فرد خوشحال ہوتا رہا ، یہی وہ رہنما اصول ہیں ۔ جو بعد میں آپ ﷺ کی سیرت طیبہ پر معرض وجود میں آنے والی کتب کا حصہ بنے ہیں ۔ اور ان ہی اصول و قواعد و ضوابط کو احادیث نبوی ﷺ میں دیکھا اور پڑھا جا سکتا ہے ۔ آپ ﷺ کے ذکر کردہ اصول و قواعد کو اسلام کے معاشی اصول و قواعد بھی کہتے ہیں ۔کیونکہ آپ ﷺ کی زندگی مبارک کو قرآن پاک میں اسوۂ حسنہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 21 اس پر شاہد ہے ۔ ہر ملک کو فتح کرنے کے بعد صحابہ اکرام ان ہی اصولوں کو لاگو کیا کرتے رہے ، تو خوشحالی کا دور اس علاقہ میں بھی منتقل ہوتا رہا۔ کیونکہ یہ اصولوں وحی باری تعالی کے نور سے مزین ہو کر زبان نبوت ﷺ سے نکلے ہیں ۔ انہی کو آپ ﷺ نے زبان نبوت سے بیان فرمایا ہے ، اور آپ ﷺ کی ہر بات انسانیت کے لیے کامل راہنمائی ہے ۔ فلاح ترقی اور کامیابی کا زینہ اس ہی کو قرار دیا گیا ہے ، کیونکہ جو چیز من جانب اللہ ہو یقینیات کے درجہ میں ہوتی ہے۔ جبکہ ماہرین افراد معاشرہ کے بنائے ہوئے اصولوں کو یہ مقام حاصل نہیں ہوتا بلکہ ان اصولوں میں افراد کی اپنی خواہش ومفادات کا عمل دخل ہوتا ہے ۔

## بنیادی سوال:

کیا معاشی استحکام کے اصول سیرت رسول ﷺ میں موجود ہیں کہ نہیں ؟

اس سوال کا جواب جاننے کے لیے کچھ چیزوں کا جاننا ضروری ہے ۔

سیرت رسول اللہ ﷺ کی صحیح تعریف اور عنوان کی تعین ۔کیونکہ اس تعریف وتعین سے محقق و ریسرچر کو اپنے موضوع کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور یہ واضح ہو جاتا ہے کہ سیرت نبوی ﷺ کے کس پہلو پر بات ہو گی، تا کہ وہ اپنے عنوان کے اندر رہے کر اس عنوان پر مکمل معلومات دے سکے۔ گویا عنوان کی تعریف وتعین سے محقق پر اس کے خدوخال روشن ہو جاتے ہیں۔

مزید اس عنوان پر جو سابقہ کام ہوا ہے اس کی نوعیت کو جاننا بھی ضروری ہے۔ کہ اس عنوان پر کونسا کام ہو کر منظر پر آچکا ہے۔ اور میرے عنوان سے محققین کو کونسی تحقیق دیکھنے کو ملے گی۔ اس لیے سیرت رسول اللہ ﷺ کی تعریف و عنوان پر مزید لکھنے سے پہلے اس عنوان پر سابقہ کام کیا کچھ سامنے آچکا ہے اس کی طرف ایک نظر ڈالتے ہیں۔ جس سے سامعین کو عنوان کے نئے کام کا تعارف ہو سکے اور سابقہ ادوار میں اس عنوان کے محققین کے کام سے اس کا موازنہ کیا جا سکے تو سب سے پہلے اس عنوان پر ہونے والے کام کو ترتیب سے لاتے ہیں، کہ وہ کیا ہے اور اس میں کیا کچھ آگیا ہے اور اس کی نوعیت کیا ہے ۔

## عنوان پر سابقہ تحقیقات:

اس عنوان پر اردو ، عربی میں لٹریچر موجود ہے ، بعض کتب و مضمون اور مقالات کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے ۔ مثلاً

1) سیرۃ الرسول کی اقتصادی اہمیت [1]۔

2)اسلام کا معاشی نظام اور سیرت نبوی[2]۔

3)اسلام کے اصول معاشیات سیرت کی روشنی[3]۔

4) نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی [4]۔

اس عنوان پر عربی زبان میں بھی کام ہوا ہے ، چند ایک کتب و مقالات کا ذکر کیا جاتا ہے ۔

1) التربية الاقتصادية في السيرة النبوية [5] ۔

2) النظام الاقتصادی و التربوی و الاخلاق فی السیرۃ النبویۃ [6] ۔

3) دليل الاحاديث النبوية في الاقتصاد و المال [7]۔

4) دور السيرة النبوية في اصلاح الاقتصاد العالمی[8] ۔

اس کے علاوہ بھی بہت سارا کام عربی زبان میں موجود ہے،بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ اردو زبان میں جو اقتصا د ومعاشیات پر کام سامنے آیاہواہے، اس کو عربی زبان سے ہی اخذ کیا گیا ہے، تو یہ بات بالکل درست ہو گی ۔اب اس عنوان کی تعریف کی جاتی ہے، کہ سیرت رسول کی تعریف کیاہے۔

## سیرت رسول ﷺ کی تعریف :

سیرت رسول کی تعریف ڈاکٹر علی جمعہ یوں لکھتے ہیں :

ما كا ن عليه النبي عليه صلى الله من الاقوال والافعال والتقريرات حقيقة او حكما والصفات الخلقية والحلقية حتى الحركات والسكنات يقظة او مناما [9]۔

ترجمہ: جو آپ ﷺ نے کہا، کیا،اور دیکھا وہ حقیقۃ ہو یا حکما ہو اور آپ ﷺ کی صفات عالیہ اور اخلاقی قدریں یہاں تک کہ آپ ﷺ کی حرکت و سکوں بیداری یا سونے کی حالت میں بھی سیرت طیبہ ہی ہے ۔

---

1- شیخ الاسلام علامہ ڈاکٹر طاہر القادری، سیرۃ الرسول کی اقتصادی اہمیت منہاج القرآن پبلیکیشنز365، ماڈل لاہور۔

2 - عمر خالد انڈیا، اسلام کا معاشی نظام اور سیرت نبوی، hamari wab۔

3- امیر جان حقانی، اسلام کے اصول معاشیات سیرت کی روشنی، www Iikdoo.com

4 - ڈاکٹر نور محمد غفاری، نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی۔ دیال سنگھ لابریری لاہور 1999ء

5- ڈاکٹر راغب سرجانی۔ www.ISLMETORY.com

6- ڈاکٹر باشاہ رحمن، ہارون الرشید، ڈاکٹر مقصود الرحمن۔ AL-duhaa. Vol 2,issue , 2 july ,dec 2021

7- ڈاکٹر حسین حسین شحاتۃ جامعہ ازہر مصر۔ www.darelmashora.com

8- ڈاکٹر محمد فضل اللہ شریف، جامعہ قدس۔ دار الثقافۃ الاسلامیہ ریاض الالوکہ نیت۔

9 - موسوعہ الدکتور علی جمعہ معنی السیرۃ النبویۃ واہمیتہا www.draligomaa.com

اس تعریف کو غور سے دیکھیں تو پتہ چلتا ہے ۔کہ سیرت نبویہ میں اقوال وافعال اور تقریرات سب کو شامل و کامل ہے ، لہذا آپ ﷺ کی زندگی مبارک کو اس لیے اسوۃ حسنہ کہا گیا ہے کہ حدیث پاک کی جملہ اقسام آپ ﷺ کی زندگی سے ماخوذ ہیں۔اب اگر سیرت طیبہ کا اس زاویہ سے مطالعہ کیا جائے تو کئی ایک اصول و قواعد سامنے آتے ہیں ۔ اور ان ہی اصول و قواعد کو آپ ﷺ نے مدینہ طیبہ کی ریاست میں لاگو کیا ہے۔ اور صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان پر عمل کرتے رہے ہیں اور دیگر امور کو سر انجام دیتے رہے ہیں۔

## سیرت رسول ﷺ اور معاشی اصول:

سیرت طیبہ میں موجود معاشی اصول کا ذکر نمبروار کیا جاتا ہے ، تاکہ اصول اور اس کے ماخذ کا ساتھ ساتھ علم ہوتا جائے، حدیث شریف کے تمام محدثین نے ان کو اپنی اپنی کتب میں ذکر کیا ہے ۔

### 1) مال کا پاک و حلال ہونا۔

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله طيب لا يقبل إلا طيبا، وإن الله أمر المؤمنين بما أمر به المرسلين فقال{ياأيها الرسل كلوا من الطيبات واعملوا صالحا}[10].

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی پاک ہے ،اور پاک کو پسند کرتا ہے ،اور یقینا اللہ تعالی نے مسلمانوں کو اس چیز کا حکم دیا ہے،جس کا رسل علیہم الصلوۃ والسلام کو حکم دیا تھا ، پھر فرمایا اے رسولو (علیہم الصلوۃ والسلام) پاکیزہ چیزیں کھاؤ ،اور نیک عمل کرو۔

**حکم الحدیث:**إسناده صحيح على شرط مسلم .امام مسلمؒ کی شرط پر اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

### 2) مال کی خرید و فروخت میں شفافیت اور سچائی کا مکمل خیال کرنا ۔

عن الحسن بن علي قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم دع ما يريبك إلى ما لا يريبك، فإن الصدق طمأنينة، وإن الكذب ريبة. رواه أحمد والترمذي والنسائي [11]۔

**حکم الحدیث:** حديث صحيح .یہ حدیث صحیح ہے۔

ترجمہ:حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات یہ بھی یاد کی تھی، کہ اس کو چھوڑو ، جو تمہیں شک میں ڈالے ، ادھر رجوع کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے، تحقیق سچائی اطمینان ہے ،اور جھوٹ تردد ہے ۔

### 3) مال کو جائز طریقوں سے حاصل کرنا ۔

عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلب كسب الحلال فريضة [12]۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حلال کو تلاش کرنا فرض ہے ۔

---

10- عبد الحق بن سيف الدين بن سعد اللہؒ البخاري الدِّهلوي الحنفي (لمعات التنقيح في شرح مشكاة المصابيح, دار النوادر، دمشق سوريا، 2014م)، رقم الحديث 2760.

11- أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني، (مسند الإمام أحمد بن حنبل
مؤسسة الرسالة, 2001م)، رقم الحديث 1727.

12- أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني، حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ( دار الكتاب العربي بيروت ). 126/7۔

**حکم الحدیث :** هوحديث ضعيف . یہ حدیث ضعیف ہے لیکن علماء محدثین نے بطور استدلال اس کو ذکر کیا ہے۔

### 4) تجارت مزدوری میں ظلم و زیادتی سے دور رہنا ۔

البراء بن عازب قال: سئل النبي صلى الله عليه وسلم أي كسب الرجل أطيب؟ قال: " عمل الرجل بيده وكل بيع مبرور [13]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا انسان کیلیے کونسا کام اچھاہے؟ فرمایا انسان کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا ، اور ہر سچی تجارت ۔

**حکم الحدیث:** هذا هو المحفوظ مرسلا . یہ محفوظ و مرسل ہے۔

### 5) دھوکہ، فراڈ اور ملاوٹ سے پاک ہونا۔

عن ابن عمر قال قال رجل للنبي صلى الله عليه وسلم إني أخدع في البيوع، فقال إذا بايعت فقل: لا خلابة" فكان الرجل يقوله. متفق عليه. [14]۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے کہا مجھ سے خرید و فروخت میں دھوکہ ہو جاتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا جب خرید و فروخت کرو تو کہا کرو، دھوکہ نہیں، پھر وہ شخص یہ کہا کرتا تھا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

**حکم الحدیث :** هوحديث صحيح. یہ حدیث صحیح ہے۔

### 6) ناپ تول میں عدل وانصاف کو برقرار رکھنا ۔

ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأصحاب الكيل والميزان: إنكم قد وليتم أمرين هلكت فيهما الأمم السابقة قبلكم [15]۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ناپ تول کرنے والوں سے فرمایا یقیناتم دو چیزوں (ناپ اور تول) کے نگہبان ہو اسی میں سابقہ امتیں ہلاک ہوئی ہیں ۔

**حکم الحدیث:** هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه ۔ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اور اس کو شیخین نے ذکر نہیں کیا ہے ۔

### 7) منافع جائز حد تک وصول کرنا ۔

عن أنس قال: قال الناس: يا رسول الله غلا السعر فسعر لنا. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله هو المسعر القابض الباسط الرازق وإني لأرجو أن ألقى الله وليس أحد منكم يطالبني بمظلمة في دم ولا مال [16]۔

---

13- أحمد بن الحسين بن علي الخراساني، أبو بكر البيهقي (السنن الكبرى, دار الكتب العلمية، بيروت لبنان).رقم الحديث 10398۔

14- محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري ، صحيح البخاري،( دار طوق النجاة) رقم الحديث 3407۔

15- محمد بن عيسى بن سَوْرة الترمذي، أبو عيسى، سنن الترمذي،( دار الغرب الإسلامي بيروت)،رقم الحديث 1217 ۔

16- أبو محمد عبد الله الدارمي، مسند الدارمي المعروف بـ سنن الدارمي ( دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية ) ،رقم الحديث 2587 .

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے کہا یارسول اللہ! بھاؤ بڑھ رہے ہیں بھاؤ کو مقرر فرمائیں ، تو آپ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالی بھاؤ مقرر کرنے والا ہے ، وہ ہی تنگ و فراخی کرنے والا،رزق رساں ہے ،اور میری آرزو ہے، کہ میں اپنے رب سے اسطرح ملوں کہ تم میں سے کسی کا مجھ سے خونی اور مالی مطالبہ نہ ہو ۔

**حکم الحدیث:** إسناده صحيح ِ اسکی سند صحیح ہے

**8) خرید و فروخت میں حساب و کتاب کو لکھنا ۔**

أَخْبَرَنَا عَبْدُ المَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ لِي العَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ: أَلَا أُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، فَأَخْرَجَ لِي كِتَابًا: هَذَا مَا اشْتَرَى العَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً [17].

ترجمہ: حضرت عبد المجید بن وہب کہتے ہیں مجھ سے عداء بن خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ نے کہا ،کیا میں آپ کو وہ کتاب پڑھ کر سناؤں جو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے لکھی تھی ؟ میں نے کہا جی سناؤ پھر آپ نے وہ کتاب نکالی جس میں تحریر تھا کہ خالد بن ہوذہ نے محمد ﷺ سے یہ غلام یا لونڈی خریدی ہے ۔

**حکم الحدیث:** هذا حديث حسن غريب . یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**9) ارتکاز واحتکار سے اجتناب کرنا ۔**

قرآن پاک اور حدیث مصطفی ﷺ میں ہر دونون کی مذمت موجود ہے۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

**الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ** [18].

ترجمہ: جس نے مال جوڑا اور گن گن رکھا کیا خیال کرتا ہے کہ یہ مال اس کو دنیا میں ہمیشہ رکھے گا۔

مزید ارشاد فرمایا:

**وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلاَ يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ.**[19]۔

ترجمہ: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔

عن أسماء بنت أبي بكر، وكانت إذا أنفقت شيئا تحصي، فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم: أنفقي ولا تحصي، فيحصي الله عليك، ولا توعي فيوعي الله عليك[20]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں کوئی مال بھی خرچ کرتی تو گنتی تھی تو حضور ﷺ نے ان سے خرچ کرو اور گننا چھوڑ دو، پھر تجھے اللہ تعالی بھی گن کر دے گا،اور آپ ہوش میں نہیں ہو اللہ تعالی آپ سے باخبر ہے

---

17- أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب، النسائي السنن الكبرى، (مؤسسة الرسالة بيروت)، رقم الحديث 11688۔

[18] - سورة الهمزة 104/3،2

[19] - سورة التوبة 34:10

[20]- علاء الدين علي بن بلبان الفارسي، الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان،(مؤسسة الرسالة، بيروت١٩٨٨ م )، 5:8 ، رقم الحديث 3209۔

**حکم الحدیث:** إسناده صحيح على شرط الشيخين، رجاله ثقات.اسکی سند شیخین کی شرائط پر صحیح ہے اس کے رجال ثقہ ہیں۔

**10) ذخیرہ اندوزی سے دور رہنا۔**

عن عمر بن الخطاب، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الجالب مرزوق، والمحتكر ملعون[21]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہمارسول اللہ سے روایت کرتے ہیں ، غلہ لانے والا، رزق دیا جائے گا، اور روکنے والا لعنتی ہے ۔

**حکم الحدیث:** إسناده ضعيف لضعف علي بن زيد بن جُدعان .اسکی سند ضعیف ہے، کیونکہ اسمیں ایک کمزور راوی موجود ہے

**11) اجتماعی مفادات کو انفرادی مفادات سے مقدم رکھنا۔**

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ بِلالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ: جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا، وَحَيْثُ يَصْلُحُ لِلزَّرْعِ مِنْ قُدْسٍ ، وَلَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ، وَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، هَذَا مَا أَعْطَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ، أَعْطَاهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ [22] ۔

ترجمہ : بیشک نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو مقام قبلیہ کی بلند و پست حصوں کی کانیں عطیہ کے طور پر دے دیں ،اور مقام قدس کی وہ زمین بھی جو زراعت کے قابل تھی اس میں کسی اور مسلمان کا حق نہیں تھا۔اور ان کو جناب رسالت مآب ﷺ نے لکھ کر دے دیا کہ یہ حضرت بلال بن حارث کو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کانوں کا عطیہ ہے

اس کے علاوہ بھی سیرت نگار آپ ﷺ کی سیرت طیبہ سے قواعد و اصول اخذ کرتے ہیں۔اور ان اصول و قواعد کو ترتیب دیتے ہیں، ہر سیرت نگار کی اپنی علمی فوقیت اور قواعد کی ترتیب ہوتی ہے ۔ لیکن میرے خیال میں ان مذکورہ بالا اساسی اصول میں وہ بھی داخل ہو جاتے ہیں، ورنہ تکرار لازم آنے کا اندیشہ ہے۔

**حکم الحدیث:** حسن لغيره ،یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔

**ریاست مدینہ میں معاشی اصول کا عملی نمونہ:**

آپ ﷺ نے ان قواعد کا سختی سے مدینہ طیبہ میں اجراء فرمایا ہے اور اس ہی طریقہ کو آپ ﷺ کے صحابہ اکرام رضی اللہ علیہم نے ہر جگہ ، مارکیٹ، بازار اور نجی معاملات میں جاری کیا اور ریاست میں ہر سطح پر پورے اطمینان سے اس ذمہ داری کو پورا کیا گیا تاکہ کوئی فرد اپنی ذمہ داری

21- أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي، سنن الدارمي ،(دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية ) رقم الحديث 25886 ۔

22- احمد بن محمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل،(دار الحدیث القاھرۃ مصر 1995م)3:239 ،رقم الحدیث 2787۔

سے غافل نہ ہو۔ اور کسی کے ساتھ کوئی زیادتی بھی نہ ہو۔ اس کو زیر نگرانی رکھنے کے لیے نئے نئے اصول و قواعد کا رفتہ رفتہ اجراء قوم کے لیے سکون کا باعث تھا۔ جو لوگ اس کے عادی نہیں تھے وہ بھی اب زندگی کو منظم و مرتب دیکھ کر خود حیران تھے اور دن بدن اس میں ترقی کا عنصر غالب ہو رہا تھا، اس کی مثالیں احادیث نبویہ ﷺ میں کچھ یوں بیان ہوئی ہیں ۔ جن کو باقاعدہ ایک عنوان میں ذکر کیا جاتا ہے۔

## معاشی استحکام کی مثالیں:

## اسلامک ایجوکیشن سنٹر (مساجد)

آپ ﷺ نے سب سے پہلے مدینہ طیبہ میں اسلامک ایجوکیشن سنٹر (مساجد) کی بنیاد رکھی اور اس کام کو تیز تر کرنے کی طرف مکمل توجہ دی، تاکہ سب کی تعلیم و تعلم کی ضرورت کو پورا کیا جائے، اور سب کو اس کی افادیت سے آگاہ کیا جائے ان میں معلم آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے قابل ترین صحابہ تھے، دن بدن اسلامی تعلیم کی ترقی و اشاعت پر وقت صرف کیا جاتا رہا۔ اور بہترین لوگ تیار ہوتے رہے، جو وقت کے تقاضوں کو بھی سمجھتے تھے، اور اپنے کام سے مخلص ترین بھی تھے، ان کا معیار اخلاق بھی عمدہ واعلی تھا اور ان کی تربیت بھی خلق عظیم کے سایہ میں ہوتی رہی ہے اس وجہ سے ان سے ملنے والا قوم کا رہنما اور عوام دونوں متاثر ہوتے تھے۔ اور ان کی نشت و برخاست اور عزت دینے کا انداز بڑا انوکھا تھا اور دعا و سلام کے الفاظ دل کو مو لیتے تھے۔ خود اپنی ذات میں عاجزی و انکساری کا مجسمہ تھے اور میدان عمل میں اپنے کام کے شید آئی تھے۔ جان تک جاسکتی ہے لیکن امیر کے حکم کو ہر صورت بر قرار رکھنا ان کی فطرت تھی، وہ مال و متاع دنیا و جاہ کو بالکل اہمیت نہیں دیتے تھے اور خود کو امیر کی اطاعت و فرمابرداری کو نجات کا ساماں جانتے تھے۔ ان کی اعلی وارفع تربیت کا نتیجہ تھا کہ کسی کام کا حکم ان کو ایک بار ہی کہا جاتا تھا، عمل داری کا وہ حسین مرقع تھے۔ پھر کبھی ان کے عمل میں کوتاہی نظر نہیں آتی تھی، وہ خود بھی حکم کی پابندی کرتے تھے، اور دوسروں کو تلقین کا جزبہ بھی دیتے تھے۔

امام نورالدین سمہودیؒ فرماتے ہیں دیکھتے دیکھتے مدینہ منورہ کے اسلام کا مرکز بننے کے بعد اس کے گردونواح میں 9/8 اسلامک سنٹر (مساجد) مختلف 78، 72، 70، مقامات پر تعمیر ہوگئی اور کسی میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور کسی میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور کسی میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور لوگ جوق درجوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اور اسلامی ریاست کو ترقی مل رہی تھی

## زراعت کے شعبہ کا قیام:

آپ ﷺ نے مساجد کے قیام کے بعد اسلامک ایجوکیشن سسٹم میں جو نصاب کی کتاب پڑھائی اس کا نام "قرآن پاک" تھا اور قرآن پاک کی مکمل تفسیر آپ ﷺ کی زندگی ہے اور اس سے تربیت پانے والے اصحابہ رسول اللہ ﷺ ہیں، اب آپ ﷺ کی زندگی مبارک کا جو نقشہ ان کے سامنے تھا اس کو زندگی کے ہر شعبہ مین جاری ساری کرنے کی سعی شروع کردی گئی تو اس کا اجراء نظام زکوۃ، عشر، حراج، مضاربت، شرکت، بیع و شراء، وقف اور دیگر اسلامی معاملات کو اس میں شروع کیا گیا۔ ان امور کو آپ ﷺ نے عدل وانصاف کے ساتھ جوڑ دیا، اور ہر عامل کو حکم دیا کہ سب سے پہلے عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا ہے تب کسی سے معاملات شروع کرنے ہیں۔

اس کے بارے میں امام بخاریؒ نے اپنے کتاب "الجامع الصحیح" میں کتاب المزارعۃ کا باقاعدہ عنوان دیا ہے اور مزارعت کے تمام کے تمام مسائل کو اسمیں ذکر کیا ہے۔ مثلا درخت کے باغ لگانا، کھتوں میں سبزیاں اگانا، فروٹ کے باغ لگانا، اور دیگر زراعت کے کام کاج، اس کے تحت امام بدر الدینؒ فرماتے ہیں کہ ایک جامع الصحیح کے نسخہ میں "**الحرث**" کا لفظ بھی آیا ہوا ہے یعنی کتاب المزارعۃ والحرث ہے۔ پھر اس کتاب میں جو مسائل ذکر ہوئے ہیں، انکا ذکر آیا ہوا ہے۔

اسطرح امام محی السنة ابو محمد حسین بن مسعود بغویؒ نے اپنی کتاب "مشکوة المصابیح" میں باب المساقاة والمزارعة قائم کیا ہے اور اس کے متعلق مسائل کو ذکر کیا ہے۔ نیز کتب ستہ میں زراعت کا ذکر تقریبا ہر کتاب میں ملتا ہے۔ ان کے علاوہ کتب احادیث مبارک میں زراعت مساقات اور دیگر امور کا ذکر ملتا ہے۔ ہر حدیث شریف کی کتاب میں اس ذکر آنا اس بات کی دلیل وجحت ہے، کہ اسلام میں اس بہت اہمیت ہے اور یہ معاشی ترقی کی بنیاد ہے۔ آج بھی جو ملک اس کی کو ترقی دیتا ہے وہ ملک زراعی پیداوار میں خود کفیل ہو جاتا ہے۔

## ایک اہم معاہدہ:

خیبر کے یہودیوں کو آپ ﷺ نے خیبر کی زمین کراء پر دی اس میں ان سے معاہدہ ہوا کہ ان کو زمین کے ماحصل میں سے نصف / تیسرا / یا چوتھا حصہ دیا جائے گا۔

عن عبد الله بن عمر، قال: أعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر ليهود أن يعملوها، ويزرعوها، ولهم شطر ما يخرج منها[23] . هذا حديث متفق على صحته .

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کی زمین کام کاج کے لیے دی اور ان سے معاہدہ ہوا کہ اس کے پھلوں کا کچھ حصہ ان کو ملے گا۔ اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے۔

اس زمین کے پھلوں کی تقسیم کے وقت تمام کے تمام یہود جمع ہوئے کہ رشوت دیکر معاملہ کو پہلے کی طرح بندر بانٹ کر لین گے لیکن عامل مصطفی ﷺ حضرت عبد اللہ رواحہ رضی اللہ عنہ نے مکمل درختوں اور پھلوں تقسیم کی اور اب آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ اس میں جو حصہ آپ کو پسند ہے وہ لے لو۔ وہ اس عدل وانصاف کو دیکھ کر حیران ہو گے اور زبان حال سے کہنے لگے: "بهذا قامت السموات والارض"[24] اسی عدل وانصاف کی وجہ سے زمین و آسمان قائم ہے، ان سے زیادہ عدل وانصاف ہم نے نہیں دیکھا۔ کئی دن لگا کر ہر چیز کو الگ الگ کیا اور پھر ان مالکان کو کہا کہ اب جو تمہاری مرضی ہے وہ لے لو اور اسلامی حق کو چھوڑ دو۔ اس سے پورے علاقہ کے باسیوں کا اعتماد زیادہ ہوا کہ اسلامی تعلیم میں کس قدر انصاف کے عمل پورا کیا جاتا ہے اس قسم کی مثالیں حدیث شریف میں ملتی ہیں۔ کہ صحابہ اکرام کے اسلامی رویہ اور نبوی کردار کی جھلک سے پورے پورے علاقے دار اسلام میں داخل ہوئے۔ زراعت کے شعبہ کی وسعت کی مثال:

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من أعمر أرضا ليست لأحد فهو أحق[25] ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس نے غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ کسی کی نہیں ہے تو آباد کرنے والے کی ہے۔

وقال عمر: من أحيا أرضا ميتة فهي له [26].

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے غیر آباد زمین آباد کی وہ اسی کی ہے

ورأى ذلك علي في أرض الخراب بالكوفة موات [27] ۔

ترجمہ: اسی ہی رائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی بھی ہے آپ نے کوفہ کی غیر آباد زمین کے متعلق فرمایا ہے۔

---

23 - أبو محمد محمود بن أحمد بدر الدين العينى عمدة القاري شرح صحيح البخاري، (دار إحياء التراث العربي بيروت)، 12:170 رقم الحديث 1232۔

24- محمود احمد غازی ڈاکٹر (محضرات سیرت۔ الفیصل مارکیٹ لاہور)، 410۔

25- محمد بن إسماعيل أبو عبد الله البخاري الجعفي، صحيح البخاري (بيت الافكار الرياض)، 439

26- حوالہ سابقہ۔

27- حوالہ سابقہ۔

اس سے کافی سارے زراعت کے مسائل حل ہو جاتے ہیں، اس میں ائمہ اربعہ کا اختلاف بھی ہے، کہ زمین کب کس کی ملکیت ہو گی، لیکن یہ بعد کی چیز ہے، حدیث شریف کو اس نظر سے دیکھیں کہ زراعت کی وسعت کا کیسے اجراء اس زمانہ میں ہوا۔ اور دن بدن اس کو ترقی ملتی گی۔ اور اس کا اس زمانے کی معیشت واقتصاد پر کیا اثر ہوا ہے۔ حدیث شریف کی ہر کتاب میں "کتاب البیوع" اور ابواب البیوع کے نام سے عنوانات میں اس ہی چیز کو محدثین اور فقہاء اسلام نے بیان کیا ہے، کہ اسلام نظام میں تجارت خرید و فروخت کیسے ہو گی اور اس کے قواعد وضوابط کیا ہونگے۔ اس کی نوعیت اور افادیت کو ہر طالب حدیث وفقہ جانتا ہے۔ اس زراعت کی ترقی اور پیداوار کو منڈیوں وبازاروں اور مختلف مقامات تک لے جانا اس کی وسعت دولت وذر کو حاصلی تو کرنا ہے۔

## تجارت کے لیے مارکیٹ وبازار کا قیام:

اللہ تعالی نے قرآن پاک میں تجارت کا ذکر یوں کیا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

**أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ** [28]۔

ترجمہ: اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ تجارت کے طور پر سودا راضامندی سے ہو

آپ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اس وقت اس کا نام یثرب تھا اور اس میں یہودی قبیلے کا بازار قینقاع موجود تھا ،اور اس بازار پر یہودیوں کا کنٹرول و مناپلی موجود تھی ۔امام بخاری ؒ نے کتاب البیوع میں سوق قینقاع [29] کے نام سے اسکا ذکر کیا۔ علامہ غلام رسول سعیدیؒ [30] نے اپنی شرح نعمۃ الباری فی شرح البخاری میں تقریبا16 کتب احادیث شریف سے سوق قینقاع کا ذکر کیا ہے، یہ بازار یہودیوں کا تھا، اور ان کے قبیلہ کے نام سے ہی مشہور تھا جس میں صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم بھی تجارت کرتے تھے۔ صحابہ میں سے اس بازار کے مشہور تاجر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔ جسطرح امام بخاریؒ نے ان کے متعلق حدیث شریف کو درج کیا ہے۔ اس بازار پر یہودی عوام کا زیادہ اثر تھا۔ اور کا فائدہ زیادہ تھا تو صحابہ اکرام علیہم الرضوان کو اس مناپلی وکنٹرول پسند نہیں تھا، اسلیے دوسرا آزاد بازار بنایا گیا، جس پر کسی بھی فرد کا کنٹرول نہیں تھا، ہر کوئی اس میں آزاد ہو کر (اسلامی اصولوں کے مطابق جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے) خرید وفروخت کر سکتا تھا جس کا نام سوق حرہ [31] تھا۔ ہجرت کے دوسرے سال بنو قینقاع وغیر ہ کی عہد شکنی کی وجہ سے یہود کا یہ بازار ختم ہو گیا۔ اور صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے ان کے تمام کے تمام مال پر قبضہ کر لیا جو بعد میں مہاجرین صحابہ اکرام میں تقسیم ہوا ۔ اس وقت سے انصار مدینہ اور مہاجرین مکہ مکرمہ کو الگ الگ کر دیا۔ اسطرح مہاجرین مکہ مکرمہ کی ضرورت بھی پوری ہو گی اور وہ اس مال کے ملنے سے مزید خوشحال ہو گئے

## پورٹ ایکسپورٹ کا قیام:

آپ ﷺ جب مکۃ المکرمہ میں تھے تو زمانہ جاہلیت کے مشہور بازار عکاظہ ،مجنہ ،ذوالمجاز، حزورہ وغیرہ وغیرہ اور مدینہ طیبہ میں قینقاع کا بازار ان میں سے ایک بازار تھا جس میں عرب دنیا کے تاجر تشریف لاتے جو کہ وفود کی شکل میں آتے تھے۔ ان میں آپ ﷺ اسلام کی دعوت کو بھی عام

---

28- سورۃ النساء 29:4

29- محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري، صحيح البخاري (بيت الافكار الرياض) :387

30- علامہ غلام رسول سعیدیؒ، شرح نعمۃ الباری فی شرح البخاری، (فرید بک سٹال 38 اردو بازار لاہور)، 572

31- الدكتور جواد علي، المفصل فی تاريخ العرب قبل الإسلام (دار الساقي) 67:14

کرنے کی کوشش فرماتے تھے اسطرح کئی لوگ اسلام قبول کرلیتے تھے۔یوں ہی طرح مدینہ منورہ میں بیرونی دنیا سے آنے والے وفود کو اسلام کی دعوت کے ساتھ ساتھ ان اصولوں سے بھی واقف فرماتے تھے، جس میں مخلوق خدا کی بہتری ہے اور ان سے کہتے کہ لوگوں کے ساتھ حسن عمل اور شفقت سے پیش آؤ قافلوں کی شکل میں تجارت ہوتی تھی یوں عرب دنیا کا مال شام، یمن، مصر، حلب، دمشق، کوفہ، بغداد وغیرہ تک جاتا تھا۔اور وہاں کا مال مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور گردونواح میں آتا تھا۔جب کچھ تاجر لوگوں نے ان قافلے کو راستے میں روک کر مال کو خریدنا شروع کیا تو آپ ﷺ نے اس موقع پر ارشاد تمام تجار کو منع کرتے ہوئے حکم جاری فرمایا۔

عن جابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يبع حاضر لباد وذروا الناس يرزق الله بعضهم من بعض[32]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہری دیہاتی کے لیے بیع شراءنہ کرے لوگوں کو چھوڑ کرے دو ،اللہ تعالی بعض کو بعض کے ذریعہ روزی دیتاہے۔

مزید ارشاد فرمایا:

عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «لا تلقوا الركبان للبيع، ولا يبع بعضكم على بيع بعض[33]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایاراستے میں سواروں سے خرید و فروخت نہ کرو، اور نہ بھائی کے سودے پر سودا کرو۔

## خلاصہ تحقیق:

آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپ ﷺ نے زندگی کے ہر شعبہ کے لیے نہایت عمدہ واعلی اصول و قواعد بیان فرمائے جو کے حقیقت میں وحی متلو اور غیر متلو کی صورت میں امت کے پاس موجود ہیں ان پر عمل کرنا ہمارا کام تھا، لیکن اغیار کی پالیسی کو ہم نے حقیقت مان لیا اور رسول اللہ ﷺ کی زندگی و سیرت طیبہ کو پس پشت ڈال دیا اور اس میں طرح طرح کی تاویلات شروع کردیں اور آپ ﷺ کی تعلیمات کی حقیقی تعلیم کو چھوڑ دیا اس کا اثر کتنا بھیانک ہوا کہ ہمارے تعلیمی پروگرام دوسروں کے زیر سایہ چلا گیا، اور ہم آپ ﷺ کی تعلیم سے کماحقہ فائدہ نہ حاصل کرپائے یا صرف آپ ﷺ کی زندگی کا عبادات والا پہلو پر زور رہا اور معاملات و معاشیات اقتصادیات اور عمرانیات پر ہماری توجہ نہ ہو پائی، تو ترقی کا سفر بھی ہم اس رفتار سے حاصل نہ کرسکے جس کی ہم کو ضرورت تھی۔

1)ہمارے رول ماڈل کی پیروی کرتے ہوئے غیر قوموں نے ترقی کی اور ہم نے ان کے سکالر و ماہرین کی معاشی پالیسی پر عمل کرنا شروع کردیا کہ اس سے ہم بھی ترقی کریں گے لیکن وہ نہ ہو سکی۔کیونکہ ہم نے اسلام کے اعلی واخلاقی پہلوؤں کو چھوڑ دیا ہے اور ہمارے دشمن نے ان پر عمل شروع کردیا ہے۔

2)ریاست مدینہ کی معاشی پالیسی میں استحکام ہے اور اس کے مقابل تمام پالیسیوں میں وہ استحکام نہیں جو اسلامی نظام میں ہے۔

3)اسلام کے اصول دائمی ہیں اور ان میں حقیقی و عملی امور کا ذکر ہے، جب کہ مغرب کے اصول دائمی نہیں عارضی ہیں۔

4)اسلام کے معاشی اصول عالمگیر ہیں، جبکہ ان میں تنسیخ کا پہلو بھی نہیں ہے، اس میں ترمیم وغیرہ کا تصور بھی نہیں ہے، یہ وہ اصول ہیں جو صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم بھی عمل کرکے ترقی کرسکتے ہیں۔

---

32- أبوداود سليمان بن الأشعث السِّجِستاني سنن أبي داود (المكتبة العصرية، صيدا بيروت) 270:3۔

33-سابقہ حوالہ۔

الغرض اسلام کے عطا کردہ معاشی اصول زندگی کو بدل دیتے ہین کیونکہ وہ عدل وانصاف پر مبنی ہیں، معاشرے میں بہترین زندگی گزارنے کے مواقع دیتا ہے، جس سے انسانوں کو مفید ترقی ملتی ہے اور اس کی معاشی زندگی بہتر ہوتی ہے، اور کاروبار میں وسعت آتی ہے